Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۔ یکم ظہور ۱۳۶۸ ہش ۔ یکم اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۷۴

اخبار احمدیہ

سیدنا وامامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے دورے پر ہیں خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے

خودکشی کی جانب بڑھتے ہوئے معاشرہ کو بچانے کی بھرپور جدوجہد کریں

اخلاقی اقدار کے احیاء کا کام صرف اور صرف احمدیوں کے ذریعہ پورا ہو سکتا ہے

دینی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کے سانچے میں ڈھال کر ساری دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں

میاں بیوی کے تعلقات اور مالی معاملات میں بہتری کے لئے پوری کوششیں کریں

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا یونیورسٹی آف میری لین بالٹی مور میں ۲۵ جون ۱۹۸۹ء کو خطاب

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذاہب کے پیروکاروں کے عقائد اور ان کی عملی حالت کے درمیان تضاد کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ نام نہاد عیسائی معاشرہ میں جو معاشرتی اور اخلاقی بے راہ روی کے مظاہرے نظر آرہے ہیں ان کو عیسائیت کی تعلیم کتنا بے انصافی اور حقیقت کو غلط انداز سے پیش کرنے کے مترادف ہوگا۔ ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ نام نہاد عیسائیوں کے بعض گزشتہ یا موجود گھناؤنے اقدامات کو عیسائی مذہبی تعلیمات کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اسی طرح مذہبی دنیا کو بھی بخوبی علم ہے کہ اسلامی عقائد اور مذہبی تعلیمات کا اور بعض مسلمانوں کے غلط اعمال کا آپس میں دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اور مغرب کو ایسا قطعی کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مسلمانوں کے بعض غلط اخلاق سوز اعمال کو اسلامی تعلیمات کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو یہ پیغام دیا کہ آپ اخفائے حق سے کبھی کام نہ لیں۔ اور سچائی کا دامن قطعاً نہ چھوڑیں۔ اسی میں آپ کی بقاء کا راز ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ آپ کو اپنی بقاء کی فکر کرنی ہے بلکہ اپنے سارے ماحول کو مکمل تباہی سے بچانے کی پرزور کوشش کرنی ہے۔ اور اس معاشرہ کو موت کے منہ سے نکالنے کی انتہائی جدوجہد کرنی ہے جو کہ خودکشی کی جانب لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا ہے اور جنکا آخری بھیانک انجام بہت قریب نظر آرہا ہے۔ لیکن یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ آج کا سیاستدان اس تباہی سے پوری طرح آگاہ نہیں۔ اس لئے حق کا پیغام اور اخلاقی اقدار کے احیاء کا عظیم الشان کام صرف اور صرف آپ ہی کے ذریعہ پورا ہو سکتا ہے اور یہ اہم فریضہ اسی وقت سرانجام پا سکتا ہے جب کہ آپ خود دینی تعلیمات کو اپنی روزمرہ کی زندگی کے اعمال میں ڈھال کر تمام دنیا کے لئے قابل تقلید نمونہ بن جائیں اور انکو اس بات کا احساس دلا دیں کہ آپ کی زندگی ہی حقیقی دینِ حق کی مظہر ہے۔ اس سے ہٹ کر زبانی جمع خرچ اور بڑے بڑے تحقیقاتی اور علمی مقالے قطعی طور پر بے اصل رہ جاتے ہیں۔ آپ اپنے معاشرے میں ایک نیک اثر ڈالنے کی ذمہ داری کی ادائیگی کا آغاز کر چکے ہیں اور میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک مساعی کو قبول فرمائے اور دینی اقدار کے نفوذ کے ذریعہ اس معاشرہ کو نئی زندگی عطا کرنے کے نتائج کی پوری پوری حفاظت فرماتا چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی کوشش کے نتیجہ میں دنیا اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جائے گی کہ صفحہ ہستی پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے عقائد کو صحیح طور پر عملی جامہ پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اور یہ جماعت اپنے اعمال کو اپنے مذہبی عقائد کے عین مطابق بنانے کی مساعی میں پرجوش طور پر مستعدی سے مصروف ہے جبکہ دوسرے لوگ اپنی عملی حالت کے ذریعے آزاد دنیا کے سامنے اپنے دین کی ایک گھناؤنی

باقی صفحہ ۵ پر

● - ماہِ مئی ۱۹۸۹ء میں راہ حق میں قربان ہونیوالے بھائی مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب آف سکرنڈ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور درازی عمر عطا فرمائے، نیک اور خادمِ دین بنائے اور اسکی والدہ اور دوسرے بہن بھائیوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔

● - ملک اختر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور روڈ کا اپنڈکس کا اپریشن CMH راولپنڈی میں ہوا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرما کر صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار کے ابا جان محترم خواجہ عبدالرحمان صاحب آف گوجرخان نے محترمہ والدہ صاحبہ کے ہمراہ جوبلی جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کا پروگرام بنایا۔ لنڈن جاتے ہوئے عیدالاضحی خاکسار کے پاس یوگنڈا گذارنے کا پروگرام تھا۔

بڑی تیاری اور شوق سے اس الٰہی سفر پر روانہ ہوئے۔ اور یوگنڈا پہنچنے سے پہلے ہی نیروبی ایئرپورٹ پر دل کا حملہ ہوا۔ ہسپتال پہنچائے گئے اور دو گھنٹے بعد مالک حقیقی سے جا ملے۔

۲۲ جولائی کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ابا جان کے درجات بلند فرمائے۔ اور خاکسار سے بچوں کو احمدیت کا فدائی اور خادم بنائے۔

ڈاکٹر عطاء الرحمن
احمدیہ میڈیکل سنٹر۔ چوٹیرہ۔ یوگنڈا۔ مشرقی افریقہ

مکرم طاہر احمد صاحب ظفر عملہ حفاظت خاص کا ناک کا اپریشن ۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو ہوا تھا۔ اب مزید علاج کی غرض سے لاہور بھجوایا گیا ہے احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۔۔۔ ۱ اگست ۱۹۸۹ء

احترامِ مذہب

ٹام ہارپر کینیڈا کے ایک مصنّف اور براڈکاسٹر ہیں اور کئی کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ انکی تحریروں کا موضوع زیادہ تر انسانی باہمی تعلقات اور اخلاقی اقدار کا قیام و استحکام ہوتا ہے۔ حال ہی میں انہوں نے سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کے انگریزی ترجمہ پر تبصرہ کیا ہے اس کتاب کو ـــ اور اسمیں پیش کئے گئے بنیادی نظریہ کو ـــ انہوں نے موجودہ وقت میں دنیا کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج قرار دیا ہے۔ اس تبصرے میں سے ایک فقرہ کو اسوقت ہم اپنا موضوعِ سخن بنانا چاہتے ہیں۔ فقرہ ان کا نہیں ہے۔ فقرہ سیّدنا حضرت امام جماعت کا ہے لیکن چونکہ ان کے تبصرہ میں آیا ہے اس لئے ان کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ فقرہ یہ ہے کہ "اس وقت ہر مذہب سے خون ٹپک رہا ہے"۔ اس میں کیا شک ہے کہ مذاہب کا آپسمیں مناظرہ مناقشہ اور مجادلہ کچھ ایسی ہی صورت اختیار کر گیا ہے، نہ کسی ایک مذہب کے پیروکار آپس میں امن سے رہ رہے ہیں نہ ایک مذہب دوسرے کو برداشت کرتا ہے اور یہ صورتِ حال خون ٹپکنے کی سی صورت پیدا کر رہی ہے۔ آخر مذہب اور مذہب کی رُوح کو سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کی جاتی۔ ہم کیوں لٹھ لے کر ایک دوسرے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے سچائی کی ایسی اجارہ داری کیوں قائم کر رکھی ہے۔ ہم یہ کہنے پر اپنے آپ کو کیوں مجبور پاتے ہیں کہ ہم مکمل سچ اور باقی سب مکمل جھوٹ۔ ہم مکمل اچھائی اور باقی سب نری برائی۔ اور اگر فرضِ محال ایسا ہو بھی تو کیا یہ لوگوں کا قصور ہے کہ وہ اس مذہب یا اس مذہب کے پیروکار ہیں اور آپ سے مختلف زندگی بسر کر رہے ہیں۔

گزشتہ ایام میں سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ہمیں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیئے اور ہر مذہب کے پیروکاروں کی عزّت کرنی چاہیئے۔ مکمل نہ سہی آخر کچھ نہ کچھ سچائی تو ہر جگہ موجود ہے۔ اور نہ بھی ہو تو انسانیت کا رشتہ تو ہے ہی سمجھانے والی بات ہے تو سمجھائیے لیکن حکمت سے، ہمدردی سے اور ملائمت سے۔

مولیٰ تیری پُشت پناہی میں ہوں میں محفوظ
تیرے ہاتھ میں ہاتھ کو دے کر ہوتا ہوں محظوظ
تجھ سے جو کچھ ملتا ہے وہ ملنے کی معراج
تیری ذات میں سب اُمّیدیں کر دی ہیں مرکوز

(ابو الاقبال)

غزل

وہ لوگ کہ جو خاک بسر ہو نہیں سکتے
منجملۂ اربابِ ہُنر ہو نہیں سکتے

جب تک نہ ہو دو لختِ جگر، دِل نہ ہو صد چاک
وا پردۂ افلاک کے دَر ہو نہیں سکتے

رِندوں کو پلائی ہے وہ مے پیرِ مُغاں نے
اَے شیخ اُدھر سے وہ اِدھر ہو نہیں سکتے

جب تک کہ یہ رنگین نہ ہوں خُونِ جگر سے
آنسو جنہیں کہتے ہیں گہُر ہو نہیں سکتے

لے آئے کوئی ڈھونڈھ کے سَر اہلِ جنوں کا
باتوں سے تو دیوار میں دَر ہو نہیں سکتے

دِل ہے کہ سمجھتا ہے مِلی منزلِ جاناں
پاؤں ہیں کہ سرگرمِ سَفر ہو نہیں سکتے

دِل جل کے اگر راکھ نہ ہو سوزِ دروں سے
میدان کبھی عِشق کے سَر ہو نہیں سکتے

بہتر تو یہی ہے کہ اُنہیں نوچ کے رکھ دوں
آمادۂ پرواز جو پَر ہو نہیں سکتے

سیلاب کہیں آئے گا محمودؔ یقیناً
اب خُشک مرے دیدۂ تر ہو نہیں سکتے

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

تعلیم و تربیّت

"موٹو" Motto کا لفظ طالب علم کے لئے کیا ہی پیارا اور دلکش لفظ ہے۔ ہر سکول کا کوئی نہ کوئی اپنا Motto موٹو ہوتا ہے۔ سمجھ دار اور شوقین طلبہ خود اپنے لئے کوئی موٹو تجویز کر لیتے ہیں۔ بلکہ اسے خوشخط لکھ کر فریم میں لگوا کر اپنی نشست کی جگہ آنکھوں کے سامنے لٹکا لیتے ہیں۔ کسی کا موٹو ہوتا ہے Live to learn یعنی ہمیشہ علم حاصل کرتے رہو۔ کسی کا موٹو ہوتا ہے Be faithful to your country یعنی اپنے ملک کے وفادار رہو۔ کسی کا ہمت و استقلال کے متعلق ہوتا ہے اور کسی کا ہمدردی خلائق کے متعلق۔ اور کسی کا ہمیشہ سچ بولنے کے متعلق۔ غرض درجنوں موٹو ہیں جن کو نوجوان اپنے اپنے مذاق کے مطابق اپنی اپنی نظروں کے سامنے اپنی عملی زندگی کا رہبر بنانے کے لئے لکھتے اور دیواروں پہ لگا لیتے ہیں۔

چونکہ نیکی کے لئے یہ تجویز بھی ایک عمدہ محرک ہے سو ضرور ہے کہ قرآن مجید میں بھی جو دنیا میں اسی مطلب کے لئے نازل ہوا ہے کوئی نہ کوئی موٹو موجود ہو اور وہ ایسا ہونا چاہیئے جو لوگوں کے اپنے تجویز کردہ موٹوز سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہو۔ ہر احمدی کی عملی زندگی کے لئے ہر زمانہ اور ہر عمر میں اس کے موٹو ہونے چاہئیں اور ہر وقت اس کے پیش نظر رہنے چاہئیں پھر وہ اتنے مختصر، اتنے وسیع اور شاندار ہیں کہ کسی انسان کے تجویز کردہ موٹو کے الفاظ اس کی برابری نہیں کر سکتے اور ہر موٹو کو دیکھیں تو اس قرآنی موٹو کے اندر شامل پائیں گے۔ خود قرآن مجید نے بھی اس کو موٹو ہی کر کے بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ہر ایک شخص نے اپنا ایک قبلہ۔ مقصد یعنی موٹو تجویز کر رکھا ہے مگر اے ـــــ تمہارا موٹو "ہر نیکی میں دوسروں سے بڑھ کر آگے نکل جاؤ" ہونا چاہیئے۔ اس فقرہ کے معنے ہیں کہ نہ صرف تمام کی تمام نیکیاں کرو بلکہ ہر نیکی میں دوسروں سے بڑھ کر آگے نکل جانے کی کوشش کرو۔ پس کوئی نیک عمل نہیں جس پر یہ موٹو حاوی نہ ہو اور پھر ہر نیکی کے ادنےٰ یا درمیانی درجہ پر ٹھہرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ سے بھی بڑھ کر آگے نکل جانے کی ترغیب دی ہے۔ اب دیکھیں یہ قرآنی موٹو بہتر ہے یا خود تجویز کردہ موٹو! اس میں ہمیشہ سچ بولنا بھی آگیا۔ اسی میں علم سیکھنا بھی آگیا۔ اسی میں خدمت خلق بھی آگئی۔ اس میں بہادری اور جرأت کے کام بھی آگئے۔ غرض کوئی نیکی نہیں جو اس کے اندر شامل نہیں۔ پھر یہ کہ سچ بولو تو ایسا کہ دوسروں سے بڑھ کر ہو اور علم سیکھو تو ایسا کہ دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ والدین کی فرمانبرداری کرو تو ایسی کہ دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ ملک کی خدمت کرو تو ایسی کہ دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ غرض اس مختصر جملہ نے ہمیں سارے انسانی اور ناقص موٹوز سے مستغنی کر دیا اور یہی فضیلت ہے جو قرآنی تعلیم کو دوسری تعلیموں پر حاصل ہے۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ تمام ناقص موٹوز کو اپنی دیواروں پر سے اتار دیں اور اس الہامی موٹو کو لکھ کر ان کی جگہ لٹکا دیں اور ہر وقت اس جملہ یعنی۔

"ہر نیکی میں دوسروں سے بڑھ کر آگے نکل جاؤ"۔

کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اس پر عمل کرنے کی فکر میں رہیں تا کہ ہم نہ صرف ہر ایک نیک کام کر سکیں بلکہ ہر ایسے کام میں دوسروں سے اوّل نمبر پر رہیں۔

(الفضل ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء)

"وقفِ نو" کے متعلق ضروری ہدایت

جو والدین وقف کے متعلق خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں وہ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کیا کریں۔

۱۔ اپنا نام اور پورا پتہ
۲۔ بچے کی والدہ کا نام
۳۔ بچے کا پورا نام
۴۔ بچے کی تاریخ پیدائش
۵۔ موجودہ اور مستقل پتہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تحریک جدید کیا ہے

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

شہد کے معجزانہ خواص

شہد کے خواص وصفات کے بارہ میں تفصیل سے لکھا جائے تو صفحات درکار ہیں شہد کی چند معجزانہ صفات جو پچیس سالہ تجربہ کے دوران میں نے بذاتِ خود مشاہدہ کیں۔ وہ رقم کرتی ہوں۔ ڈاکٹر صاحبان چاہیں تو خود تجربہ کر لیں۔ آزمائش شرط ہے

ایک مریضہ کو ۱۹۶۵ء میں میو ہسپتال لاہور والوں نے کینسر سروکس (Cancer Cervix) یعنی بچہ دانی کے منہ کا سرطان کا مریض قرار دیکر لاعلاج کر کے ربوہ بھجوا دیا۔ یہاں وارڈ میں میں نے اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اس کا علاج کیا۔ ایک دافع سرطان دوا دی گئی۔ سچی بوٹی دی گئی اور اندرونی استعمال کے لئے میں نے شہد کے پھاہے دیئے۔ چند ماہ علاج کے بعد اسے معائنہ کے لئے میو ہسپتال لاہور بھجوایا گیا۔ اس ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مریضہ کے معائنہ کے بعد کہا کہ تم بالکل ٹھیک ہو تم یہاں کس لئے آئی ہو؟ اس نے کہا آپ لوگوں نے مجھے سرطان بتلایا تھا۔ یہ آپ کے کاغذات ہیں۔ وہ ڈاکٹر یقین نہیں کرتی تھیں کہ یہ وہی مریض ہے جس کے کاغذات ان کے دستخطوں کے ساتھ ان کے سامنے تھے اور جس مریض کو لاعلاج کر دیا تھا نہ صرف زندہ بلکہ زو بصحت ان کے سامنے موجود ہے۔ آپ کہیں گے کہ دوسری ادویات اور سچی بوٹی بھی استعمال کرائی گئی۔ شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن مقامی طور پر شہد کے استعمال نے اندرونی سرطان کو ہر روز بہتر سے بہتر کرنا شروع کر دیا تھا اور شہد شفا کا ایک وسیلہ بنا۔

شہد کا استعمال ضبطِ تولید کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ میں نے لطف الرحمٰن صاحب لیبارٹری اسسٹنٹ فضلِ عمر ہسپتال کو ایک پریکٹیکل کرنے کو کہا۔ انہوں نے کیا اور کر کے مجھے دکھایا یعنی Semen Analysis کے لئے جو نمونے لئے جاتے تھے۔ ان میں سے بہترین سلائڈ جسمیں جرثومے زیادہ تعداد میں زندہ اور مکمل طور پر صحت مند اور متحرک ہوتے تھے ان پر ایک پن کی نوک سے شہد لگا کر خوردبین کے ذریعے دیکھا گیا۔ تو ایک سیکنڈ کے اندر ان سب جرثوموں کی حرکت ختم ہو جاتی تھی۔ اس طرح مقامی طور پر اس کا استعمال ضبط تولید کے لئے بہترین ہے۔ شہد کا خالص ہونا **شرط** ہے۔

خواتین میں اندرونی سوزش سوجن اور ورم جب انتہا تک پہنچا ہوا ہو۔ تو اس وقت شہد کے پھاہے استعمال کرانا از حد مفید رہتا ہے اور خواتین کو معجزانہ شفا بخشتا ہے۔

لالیاں کی ایک غیر از جماعت عورت کے کیس کا آپ کو واقعہ سناتی ہوں۔ جو بہت بیمار تھی اور مکمل ایک سال تک سب جگہ سے علاج کرا کے بد دل ہو چکی تھی میرے پاس آئی میں نے اسے داخل کر کے بھی علاج کیا۔ ایکسرے بھی کرائے گئے۔ ہر طرح کی Antibiotics بھی دی گئیں۔ لیکن اس کی شکایت ٹھیک نہ ہوتی اس وقت میرے ساتھ ڈاکٹر منور سحر ہوتی تھیں ایک روز بہت علاج کے بعد بھی جب وہ عورت روتی ہوئی میرے پاس آئی اور بولی "ڈاکٹر جی خدا کے لئے میرا کچھ کریں میں بہت تنگ ہوں۔ خدا نے آپ کے ہاتھ میں شفا دی ہے۔ میں بہت مشہوری سن کر آئی تھی۔ میں کیوں ٹھیک نہیں ہوتی؟"

میں بھی وقتی طور پر بہت پریشان ہو گئی کہ اس کا کیا علاج کیا جائے؟ میں نے ڈاکٹر منور سحر سے کہا۔ ڈاکٹر آپ کا علم تازہ دم ہے آپ ہی اسے دیکھیں شاید آپ کوئی بہتر تشخیص اور علاج کر سکیں وہ مسکرائیں اور بولیں "ڈاکٹر فہمیدہ دیکھ تو میں دیتی ہوں لیکن یہ بتائیں آپ نے اس پر اپنا وہ شہد والا نسخہ استعمال نہیں کیا؟ میں وہ بھول گئی تھی اس کے علاوہ ہر ممکن علاج کر چکی تھی۔ بہرحال ہم نے اسی روز شہد کے پھاہے استعمال کرنے کو اسے دیئے۔ تین چار دن کے استعمال کے بعد وہ درد کی شدت سے بلبلاتی اسی طرح کمرہ میں داخل ہوتی۔ میں نے ڈاکٹر منور سحر سے کہا اسے لٹا کر معائنہ کریں۔ اور خود دعا کی کہ "اے مولا کریم۔ اے شافیٔ مطلق تو اس مریضہ کو شفا بخش صحت دے۔ آخر اسے کیا تکلیف ہے؟ جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ خون کی رپورٹ ٹھیک ہے۔ ایکسرے میں کچھ پتہ نہیں چلتا۔ مولا کریم اب تو میں نے اسے شہد کا استعمال بھی کرایا ہے۔ جس میں تو نے لوگوں کے لئے شفا رکھی ہے"۔

اتنے میں ڈاکٹر منور سحر نے کمرہ معائنہ سے مجھے بلایا کہ ڈاکٹر فہمیدہ ادھر آئیں دیکھیں یہ کیا چیز ہے میں نے جا کر دیکھا اور ہاتھ لگا کر محسوس کیا کہ اندر سے کوئی پنسل جتنی موٹی چیز نکل رہی ہے جس پر گوشت کی تہیں چڑھی ہوئی ہیں۔ میں نے کوشش کر کے اوزار کے ساتھ وہ چیز باہر نکال لی۔ وہ پنسل جتنی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

شخصیات

آندرے گرومیکو

آندرے آندرے یے وخف گرومیکو چند روز ہوئے فوت ہوئے ہیں۔ وہ ایک عام سے کسان گھرانے میں ۱۹۰۹ء میں ایک گاؤں جس کا نام ستار سیئے گورومیکی ہے۔ پیدا ہوئے تھے اس گاؤں میں سب لوگ اس نام سے جانے جاتے تھے انہوں نے ابتداء میں ایک زرعی ادارے میں تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد وہ علم المعیشت کا مضمون پڑھنے کے لئے ماسکو چلے گئے 29 سال کی عمر میں وہ خارجہ سروس میں داخل ہوئے چند ہی ہفتے بعد جنگ چھڑ گئی اور وہ ایک کونسلر کے عہدے پر تعینات ہو گئے۔

اس وقت انہیں انگریزی زبان سے کوئی شغف نہ تھا۔ یہ تعیناتی واشنگٹن میں ہوئی وہاں انہوں نے جہاں سفارت کاری میں مہارت حاصل کی وہاں انگریزی زبان بھی سیکھی اور یہ دونوں باتیں اس حد تک انہیں حاصل ہو گئیں کہ سٹالن نے ۱۹۴۳ء میں انہیں امریکہ میں سفیر مقرر کر دیا۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ وہ ایسے وقت میں واشنگٹن سے جا رہے ہیں جبکہ سرد جنگ اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے تو کیا وہ امریکہ دوبارہ واپس آنے کی توقع رکھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کوئی امید نہیں۔ لیکن جلد ہی بعد وہ اقوام متحدہ میں روس کے مستقل نمائندے کے طور پر امریکہ واپس آ گئے۔ اس دوران انہوں نے بعض نہایت اہم چوٹی میٹنگز میں شرکت کی۔ خاص طور پر جو میٹنگز یالٹا، ڈمبرٹن، اوکس۔ سان فرانسسکو، لنڈن برلن اور جنیوا میں منعقد ہوئیں۔

کہتے ہیں کہ اس سارے عرصے میں اور اسکے بعد بھی ایسا لگتا تھا کہ وہ ایک نجی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سوائے ایسے دعوت ناموں کے جو حکومتی طور پر انہیں ملتے تھے یا اس حیثیت سے انہیں شامل ہونا پڑتا تھا وہ کبھی کوئی دعوت نامہ قبول نہیں کرتے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں دنیا نے دیکھا کہ وہ اقتدار سٹالن کے ساتھ پوری پوری ہم آہنگی رکھتے ہوئے خدمات سرانجام دے رہے تھے اور سٹالن کے تمام احکام کی نہایت خندہ پیشانی سے تعمیل کرتے تھے اور کسی قسم کی کوتاہی ان سے سرزد نہیں ہوئی تھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ سٹالن کے احکامات سے وہ ایک ذرہ بھر بھی سرتابی نہیں کرتے تھے۔

۱۹۴۹ء کے قریب انہوں نے مزید ترقی کی طرف قدم بڑھایا۔ اقوام متحدہ سے انہیں واپس بلا کر فرسٹ ڈپٹی فارن منسٹر لگا دیا گیا اور سوائے اس کے کہ وہ ۵۲-۵۳ میں برطانیہ میں سفیر رہے۔ ڈمٹری شیپی لوف کے ۱۹۵۷ء میں فارغ ہونے کے بعد گرومیکو کو وزیر خارجہ کے عہدے پر مقرر کر دیا گیا جلد ہی انہوں نے خروشیف کے ساتھیوں میں اپنا شمار کروا لیا اور انکے ساتھ وہ امریکہ فرانس آسٹریا میں جاتے رہے انہوں نے خروشیف کی نمائندگی میں ۱۹۶۲ء میں امریکہ کے صدر کینیڈی سے کیوبا کے مسئلے پر گفت وشنید کی اور جس طرح وہ خروشیف کے ساتھ جایا کرتے تھے بریژنیف کے ساتھ بھی اسی طرح انہوں نے مختلف ممالک کے دورے کئے اور نہایت اہم اجلاسوں میں شرکت کی۔ پہلے تو وہ صرف انکی معیت میں جانے والے ایک فرد ہوتے تھے لیکن بعد میں انہوں نے روسی حکومت کی بلا واسطہ نمائندگی بھی کی۔ اس ساری کارکردگی کے بعد گرومیکو واشنگٹن بون پیرس۔ دہلی اور عرب ممالک کے دارالخلافوں میں اور زیادہ معروف ہو گئے۔ یہ ایک اپنی طرح کا منفرد اعزاز تھا کہ روسی وزیر خارجہ کی حیثیت سے پوپ نے بھی ان سے ملاقات کی انہیں کے ذریعے مغربی ممالک میں روسی سفارت کاری کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اگرچہ قاہرہ میں تو وہ کامیاب نہ ہو سکے لیکن اس بات کا سب کو احساس رہا کہ کوشش کے لحاظ سے انہوں نے اس کامیابی کو حاصل کرنے کیلئے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی تھی۔ یہ تو شاذ کے طور پر ہی کسی ساتھی رہنما کو یہ بات حاصل ہوئی ہے کہ ملازمت یا اقتدار سے الگ ہونے کے بعد بھی لوگ انہیں قدر کی نظر سے دیکھیں گرومیکو کو بھی وزارت خارجہ سے الگ ہونے پر ہدف تنقید بننا پڑا۔ حکومت ہی میں کچھ ایسے عناصر موجود تھے جو ان سے فکری اور نظری اختلاف رکھتے تھے۔ گورباچوف اور شیورناٹزے نے بھی افغانستان پر حملے کی مذمت کی اور یہ کہہ کر مذمت کی کہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے دوران روس نے زیادہ تر فوج پر اعتماد کیا اور مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے فوج ہی کی مدد حاصل کی۔

کہا جاتا ہے کہ گرومیکو دنیا کے سب سے زیادہ تجربہ کار سفارت کار تھے اور روس کو دنیا پر مسلط کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو روسیوں نے بہت زیادہ سراہا ۱۹۸۵ء میں وہ روس کے صدر مقرر ہوئے لیکن اس عہدہ صدارت کی وجہ سے انکے حلقہ کارکردگی میں فرق پڑ گیا۔ ان کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت تھے جن کے چہرے مہرے اور باتوں سے اقتدار ٹپکتا تھا اور وہ اس کا پورا پورا استعمال کرتے تھے۔

انہوں نے ۱۹۷۳ء میں پولٹ بیورو کی ممبری حاصل کی اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کیا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے وہ ۱۹۵۷ء میں وزیر خارجہ مقرر ہوئے سب سے زیادہ بریژنیف نے ان پر اعتماد کیا اور ان کے ساتھ مل کر روس کو دنیا کی ایک سپر پاور منوایا میخائیل گورباچوف کو صدر مقرر کروانے میں بھی گرومیکو کا بہت نمایاں ہاتھ تھا۔ جو شخص گورباچوف کے مدمقابل تھا۔ اگرچہ وہ بہت معروف اور مضبوط لیکن گرومیکو کی حمایت نے گورباچوف کو صدر مقرر کئے جانے میں مدد کی اگرچہ گورباچوف نے صدر بنتے ہی محسوس کیا کہ گرومیکو کی جگہ انہیں نسبتاً ایک نوجوان شخص کی خدمت درکار ہے جو اثر کے لحاظ سے اتنے بھاری بھرکم نہ ہوں جتنے گرومیکو۔ چنانچہ ایڈورڈ شیورناٹزے کو ان کی جگہ وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ اس میں کیا شک ہے کہ گرومیکو کی زندگی کے حالات پڑھ کر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آگے بڑھنے کے لئے کوشش تو ضروری ہے لیکن ذہانت بہت ہی ضروری ہے کیونکہ آگے بڑھ کر آگے رہنے کیلئے ذہانت ہی کام آ سکتی ہے۔

پروفیسر قیوم نظر

گذشتہ دنوں کراچی میں پروفیسر قیوم نظر ماہر تعلیم اور ایک معروف شاعر وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

پروفیسر موصوف لاہور میں ۷، مارچ ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے تھے۔ اردو میں انہوں نے ایم۔ اے کیا جس کے بعد اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ملازمت اختیار کر لی جلد ہی بعد انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ وہ ایک بیوروکریٹ شخصیت کے مالک نہیں ہیں۔ انہوں نے اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر کو خیر آباد کہا اور فن اور ادب اور تعلیم کی طرف راجع ہو گئے۔ کچھ عرصے کے لئے آپ پاکستان آرٹس کونسل کے ڈائرکٹر بھی رہے۔ جس کے بعد انہوں نے گورنمنٹ کالج لائل پور جسے بعد میں فیصل آباد کہا جانے لگا۔ میں اردو کے پروفیسر کی حیثیت سے نوکری کر لی۔ لائل پور سے پروفیسر نظر لاہور کے گورنمنٹ کالج میں آ گئے جہاں انہوں نے خاصی دیر تک تدریس کے فرائض سرانجام دئے۔ اس کے بعد وہ پنجاب یونیورسٹی کے پنجابی ڈیپارٹمنٹ سے ملحق ہو گئے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ قندیل۔ غزلیں نظمیں ۱۹۴۵ء۔ ان کی پہلی کتاب تھی جس کے بعد ان کی دوسری کتاب "پون جھکولے" جو گیتوں کا مجموعہ تھا ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ "سویرا" نظموں غزلوں اور گیتوں کا مجموعہ آزادی کے بعد ۱۹۵۴ء میں منصۂ شہود پر آیا۔ پروفیسر قیوم نظر نے قومی گیتوں کا ایک مجموعہ "زندہ ہے لاہور" ۱۹۶۶ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی پہلی پنجابی کتاب پیش کی "توں تے میں" اور "نعت مصطفٰے" اردو میں ۱۹۷۸ء میں یہ دونوں کتابیں شائع ہوئیں اس سے بہت پہلے ۱۹۵۲ء میں پروفیسر قیوم نظر نے ایک کتاب تنقید کے موضوع پر لکھی "اردو نثر انیسویں صدی میں"۔ "اسوخت امانت" ۱۹۵۸ میں اور ڈراموں کا ایک مجموعہ "ہم سفیر" ۱۹۶۲ء میں۔ اسی سال انہوں نے WALT WHITMAN کی ایک تصنیف کا ترجمہ کیا "گھاس کی پتیاں" اس کا عنوان رکھا۔ انہوں نے عذرا پاؤنڈ اور ٹی۔ ایس ایلیٹ کی بعض تخلیقات کے بھی ترجمے کئے پروفیسر قیوم نظر نے بچوں کے لئے بھی کتابیں لکھیں "گلگلے" ۱۹۷۷ء میں اور "بلبلے" ۱۹۷۸ء میں اور "آلوچے" ۱۹۸۰ میں پروفیسر نظر نے حلقہ ارباب ذوق کی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ کس گروپ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لیکن انہیں اس بات سے کبھی واقفیت نہ ہوئی کہ ان کے مخالف کون ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ بڑے سے بڑے نقاد سے اس طرح گفتگو کر سکتے تھے کہ اس کا ڈنک نکل جائے اور جب کبھی ہنسنے کا موقعہ آتا تھا تو قیوم نظر سب سے زیادہ ہنستے تھے کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس کے باوجود ان کی زندگی خاصی کرب ناک تھی ان کے دونوں بیٹے جوانی ہی میں وفات پا گئے ایک لندن میں اور ایک لاہور میں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان کا استعمال

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے زبان کے استعمال پر ایک نہایت قیمتی مضمون لکھا تھا یہ اس دَور کا شاہکار ہے جب کہ آپ انصار اللہ کی تنظیم کے صدر تھے۔ آپ کا یہ مضمون اولاً نومبر دسمبر ۱۹۶۰ء میں ماہنامہ انصار اللہ میں شائع ہوا۔ ازاں بعد آپ کے دَورِ امامت میں الفضل ۹ جنوری ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا

محمود مجیب اصغر

●

"خدا تعالیٰ کے ذکر سے اپنے اوقات معمور رکھو اور اس کی حمد کے ترانے ہر وقت گاتے رہو۔ اس حمد و ثناء میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ کہ ہر کام میں مشغول رہتے ہوئے ہر وقت اس کے ذکر سے زبان کے اعصاب اور دل کی تاروں کو حرکت دینا ہی سب سے بڑی نیکی ہے۔ حمد و ثناء کے ہلکے پھلکے بول میزانِ جزاء و سزا میں بڑے ہی وزنی ثابت ہوتے ہیں اور دلوں کے اطمینان کا باعث۔"

●

"فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ اتنی ہی بات کرو جتنی کی ضرورت ہے۔ ایک بول سے مقصد حاصل ہونا ہو تو دو بول نہ بولو۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ بڑا مبارک ہے وہ جس نے قوّتِ گویائی کی بہتات کو (ذکر الٰہی کے لئے) محفوظ رکھا مگر اپنے مال کی کثرت میں سے خدا کی راہ میں (بے دھڑک) خرچ کیا۔"

●

"قرآن پڑھو کہ تلاوتِ قرآن میں بڑی برکت ہے۔ جو اللہ کے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔ قرآن جو ہمارے لئے ایک مکمل ہدایت ہے۔ قرآن جو خدائے واحد و یگانہ کی رحمانیت کو حرکت میں لاتا ہے۔ قرآن جو زبان اور اعمال کی کجیوں کو دُور کرتا ہے۔ قرآن جب ہمارے دل میں اترتا اور ہماری زبان پر جاری ہوتا ہے تو اس کی برکت سے ہماری زندگی کی سب اُلجھنیں سُلجھ جاتی ہیں۔ قرآن دِلوں میں تقویٰ پیدا کرتا اور انہیں مطہّر بناتا ہے۔ قرآن خود کلید قرآن ہے۔ پس قرآن پڑھو، قرآن پڑھو۔"

●

"پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمیشہ درُود بھیجتے رہو۔ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہر آن اور ہر لحظہ درُود اور سلام بھیج رہے ہیں۔ مظہرِ صفاتِ الٰہیہ فرشتہ صفت بنو اور اس نبیؐ پر ہمیشہ درُود بھیجتے رہو تا اس کی برکت سے ہماری زبانوں سے حکمت و معرفت کی نہریں جاری ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں،

"جو اللہ تعالیٰ کا فیض
اور فضل حاصل کرنا چاہتا
ہے اس کو لازم ہے کہ وہ
کثرت سے درُود پڑھے
تاکہ اس فیض میں حرکت
پیدا ہو۔" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

●

"استغفار کرتے رہو اپنے لئے اپنے اقارب اور اپنے بھائیوں کے لئے کثرت سے استغفار کرو کہ ہمارا خدا غفور الرّحیم ہے اور استغفار رُوحانی ترقیات کی کلید ہے۔"

●

"دعائیں کرو، بہت ہی دعائیں کرو، اور سوز اور گریہ و زاری سے دعائیں کرو۔ تکبّر کے ہر جذبہ کو دل سے نکال کے، انکساری اور فروتنی کے ہر جذبہ سے دل کو معمور کر کے دعائیں کرتے ہوئے اپنے مولا کے سامنے جُھک جاؤ کہ ہم کچھ بھی نہیں اور وہ سب کچھ ہے۔ دعا سے خدا ملتا ہے، دعا سے کامیاب زندگی حاصل ہوتی ہے۔"

مطیع اللہ ۔ لاہور

بکٹیریا

بکٹیریا کیا ہوتے ہیں؟

لفظ بکٹیریم (BACTERIUM) جرثومہ، جس کی جمع بکٹیریا (BACTERIA) ہے جراثیم سے مشتق ہے۔ ابتدا میں عالمانِ خورد بین اس لفظ کا خاص قسم کے نہایت ہی چھوٹے چھوٹے ڈنڈے یا بیلن کی شکل کے جاندار اجسام پر کیا کرتے تھے۔ اگر روٹی وغیرہ کہیں بے احتیاطی سے پڑی رہے تو اس کو پھپھوندی لگ جاتی ہے۔ یہ بھی دراصل جراثیم ہی ہوتے ہیں

بکٹیریا کی دریافت

لیون ہوک (LEEWENHOEX) پہلا شخص تھا۔ جس نے خورد بینی جانداروں کو دیکھا۔ اس نے خورد بین بنائی۔ اس میں بہت سے جانداروں کو حرکت کرتے دیکھا۔

۱۶۹۵ء میں اس نے ایک رپورٹ پیش کی جس میں بیکٹیریا کی تصاویر بنی تھیں

بکٹیریا کی ماہیت و ساخت

بکٹیریا ادنیٰ ترین جاندار مخلوق ہے یہ نباتاتی دنیا کے خورد ترین افراد ہیں۔ جو بغیر کسی دوربین کے نظر نہیں آتے۔ اس کی ساخت میں ایک سیل (CELL) یا خلیہ ہوتا ہے۔ اور اس سیل میں پروٹوپلازم (PROTO PLASM) یعنی مادہ حیات ہوتا ہے۔ اور اس کے گرد ایک جھلی ہوتی ہے۔ جسے سیل ممبرین کہتے ہیں۔

بکٹیریا کی شکل و صورت

شکل و صورت کے اعتبار سے بکٹیریا کی کئی اقسام ہیں۔ پہلی قسم ان بکٹیریا کی ہے۔ جو سلاخوں کی طرح ہیں۔ ان کو بیسلائی (BACILLI) کہتے ہیں۔ اور سپرنگ کی طرح کے بکٹیریا کو سپائریلا کہتے ہیں۔ بعض بکٹیریا ایک دوسرے سے مل کر خول یا جھنڈ بنا لیتے ہیں۔

ایک اوسط درجے کے گول بکٹیریم کا قد ایک مائیکرو ملی میٹر سے بھی کم ہوتا ہے پس اگر ایسے پچیس ہزار کو باہم جوڑ کر ایک قطار میں رکھا جائے تو ایک انچ لمبی قطار بنے گی۔ وہ بیکٹیریا جو نمونیہ پھیلاتے ہیں ان کا نام نیوکاموکائی ہے۔

بقیہ خطاب جلسہ سالانہ امریکہ

تصویر پیش کر رہے ہیں۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ احمدیت بقائے زندگی کا ایک ایسا جزیرہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے ذریعہ ہمیں عطا فرمایا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ اللہ تعالیٰ کی محبت دین حق کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے اور انہوں نے اخلاق فاضلہ اور اعلیٰ مذہبی اقدار کا انتہائی قربانیاں پیش کرتے ہوئے ایک عظیم الشان نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے

آپ احمدی ان تمام دینی اقدار کے احیاء کے لئے کوشاں ہیں اور ابھی کام کی بہت بڑی گنجائش ہے اور میں آپ کی توجہ بعض ایسے پہلوؤں کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جس میں کمی محسوس کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں پہلا قابل فکر پہلو میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہیں۔ خاوندوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ اور بیویوں کو اپنے خاوندوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیئے۔

دوسری بات جو اس بارہ میں مجھے ہمیشہ فکر رہتی ہے اور بہت دکھ پہنچتا ہے وہ مالی معاملات ہیں۔ یہ ایک ایسی قدر ہے جس کے ذریعے انسان کا اصلی روپ جاگر ہوتا ہے۔ مالی معاملات میں دیانتداری کا معیار ہر صورت میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اور ذاتی حرص اور لالچ کا شکار نہیں بننا چاہیئے اور مادیت کے سب سے بڑے بت یعنی دولت کی حرص کو پاش پاش کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ سب سے آخر میں جس امر کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ دعا ہے۔

کوئی دینی قدر اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ آپ دُعا کے ہتھیار سے کام نہ لیں۔ چونکہ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے یہی سکھایا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اس لئے اس سے مدد لیں اور اس کو اپنی دعاؤں کا حصہ بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو کامیاب کرے اور اپنی حفاظت سے نوازتا رہے

جو کام سب سے زیادہ
مغفرت کا سبب ہو گا۔
وہ کشادہ روئی اور
شیریں زبانی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

چوہدری احمد علی صاحب ربوہ

چوہدری اللہ دین صاحب

آج اس بزرگ انسان کی سیرت پر کچھ لکھنے کی توفیق پا رہا ہوں۔ جو سب کا دوست، سب کا ہمدرد، سب کا خیرخواہ اور غمگسار تھا۔ یہ بزرگ چوہدری اللہ دین صاحب لنگاہ (اللہ تعالےٰ اپنے قرب میں ان کے درجات بلند تر کرتا رہے) یہاں جو برادرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظر خدمت درویشاں کے والد محترم تھے۔

آپ بہت زیرک اور بہت اچھی قوت فیصلہ کے مالک تھے۔ ریونیو افسران ان سے رائے لیتے تھے بلکہ ادرحماں کے آس پاس کے گاؤں کے لوگ بھی اپنے ثالثی فیصلے کرانے آپ کے پاس لایا کرتے تھے۔ خاکسار نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ گرداور قانونگو اور پٹواری آپ کو جھک کر سلام کرتے اور گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے میاں اللہ دین صاحب ہمارے استاد ہیں۔ یہ اس لئے کہ آپ کو ریونیو معاملات میں مہارت اور دسترس حاصل تھی۔ سبھی لوگوں کی بلا فیس اور بغیر احسان دھرے پیچیدہ معاملات میں راہنمائی فرماتے تھے۔

گرمیوں کا سارا موسم صبح سے شام تک ٹھنڈے پانی کے گھڑے بھرے رکھنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ بہت پرانی جرنیلی سڑک ہمارے گاؤں میں سے گذرتی ہے سڑک کے ایک کنارے میاں اللہ دین صاحب کی حویلی ہے اور دوسرے کنارے چوپال جو سارا دن مسافروں کی گذرگاہ رہتی تھی دن کے مہمانوں کا کھانا تو آپ کی برادری کے افراد نے باری باری اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ مگر رات کے مہمان عموماً آپ ہی کے پاس آکر ٹھہرا کرتے تھے۔ دن کو تو اہل غرض لوگوں کا تانتا لگا ہی رہتا تھا۔ رات کو بھی کچھ نچلے طبقہ کے افراد اپنی چارپائیاں آپ ہی کے پاس اٹھا لاتے تھے

لسّی دینا تو گاؤں کا عام رواج تھا مگر صبح و شام ضرورت مند دودھ کے لئے بھی آپکی حویلی میں پہنچ جاتے تھے۔ دو تین دودھیلی بھینسیں آپ رکھتے ہی تھے۔ ایک گھوڑی یا گھوڑے سے بھی آپ کا تھان کبھی خالی نہیں ہوتا تھا۔ میں بلا خوف تردید یہ لکھتا ہوں کہ آپ کا گھوڑا ہر ضرورت مند کے لئے وقف تھا جس کسی کو بھی مجبوری میں فوری طور پر گھوڑے کی ضرورت پڑی آپ کے پاس پہنچ جاتا اور آپ اس کی جائز ضرورت کو دیکھ کر عذر نہیں کرتے تھے۔

آپ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی تاریخ کا تعین مشکل ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بیعت ۱۸۹۷ء کی ہے مولوی صاحب موصوف اور ان کے چچا حکیم مولوی شیر محمد صاحب رانجھا اور حافظ مولوی عبد العلی صاحب ایڈووکیٹ مولوی صاحب کے والد مولوی نظام الدین صاحب سے جو گاؤں کے امام الصلوٰۃ اور خطیب تھے چوپال میں بیٹھ کر گھنٹوں بحث مباحثہ کرتے رہتے تھے اور ہمارے یہ بزرگ چھوٹی عمر ہی میں ان علماء (اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمتیں نازل فرمائے) کی صحبتوں میں بیٹھتے تھے۔

میاں اللہ دین صاحب کی بیعت بھی نوجوانی ہی کی کہی جاتی ہے۔ ادھر آپ کے رشتہ میں تایا اور خسر حضرت میاں محمد الدین صاحب (اللہ ان پر راضی ہو) والد مولوی مولا بخش صاحب بھی حضرت بانی سلسلہ (اللہ ان پر سلامتی نازل فرمائے) کے رفقاء میں شامل ہوئے تھے۔ اس لئے میاں اللہ دین صاحب کے عالم شباب سے بھی پہلے احمدیت آپ کے خاندان میں تھی۔ اس دور کے بزرگوں کی احمدیت سے محبت اور عشق کی حد تک لگاؤ نیز مالی اور جانی قربانیوں پر کچھ لکھتے ہوئے قلم خطا کے ڈر سے لرز جاتا ہے۔

آپکی صلہ رحمی اور یتامیٰ کی خبرگیری کے واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ جن میں سے چچا اللہ دین صاحب کی بیوگان کی خبر گیری، مدد اور یتیموں کے ساتھ شفقت و محبت کا میں خود شاہد ہوں۔ انہوں نے خاکسار کو بلند حوصلگی اور خود داری کے درس دیئے۔ اپنے زیر تربیت درخواستیں اور ثالثی کے فیصلے لکھنا سکھایا۔ میں بھی تو آپ کی برادری کا ایک یتیم ہی تھا۔ مجھے ہر شعبۂ زندگی میں ان کی راہنمائی حاصل رہی

دیہات میں ایسے بارسوخ، باوقار اور با اثر افراد اپنے بیٹوں کو بھی ایسا ہی دیکھنے کے متمنی ہوتے ہیں۔ میاں اللہ دین صاحب کو اللہ نے تین بیٹیوں کے بعد بڑھاپے میں ایک ہی بیٹا عطا فرمایا تھا۔ جو آپ کی زندگی ہی میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت چھوڑ کر زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ آپ کی اہلیہ اور خاکسار کی پھوپھی جی فرماتی ہیں کہ جس دن ہم نے یہ خبر سنی اس شام میں کھانا لے کر حویلی میں گئی تو آپ خاموش بیٹھے تھے۔ میں بھی پاس بیٹھ گئی اور پوچھا کیوں کیا بات ہے؟ تو آپ نے پنجابی کا یہ مصرعہ پڑھا "جتھے گیا چن نورانی چانن لے گیا نالے"!

آپ کا وہی آنکھوں کا چانن جامعہ احمدیہ سے شاہد کرنے کے بعد سلسلہ احمدیہ کی نمایاں خدمات بجا لانے والا بنا ہے اور قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث (اللہ ان پر اپنی رحمت فرمائے) اور مظہر رابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے معتمد ترین خدام کی صف اول میں شامل ہے۔ وہ ہیں برادرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید اور ناظر خدمت درویشاں اور سیکرٹری نصرت جہاں جو اپنی بے نفسی منکسر المزاجی اور مخلوق خدا کو نفع رسانی میں اپنے والد بزرگوار کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی عمر میں غیر معمولی برکت دے اور انہیں اپنی ضعیف والدہ صاحبہ کی دیر تک خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جماعت ادرحماں میں اسی پایہ کے سلسلہ کے فدائی اور نافع الناس وجود پیدا کرتا رہے۔

نبیلہ لطیف مرزا بنت محمد لطیف مرزا۔ مغلپورہ لاہور

یادِ رفتگان

مکرم محمد لطیف مرزا صاحب آف مغلپورہ لاہور

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وقت بہت بڑا مرہم ہے جو نہ صرف فکر اور پریشانیوں بلکہ ہماری پیاری و قریبی ہستیوں کی وفات کے المیہ کو بھی ذہن سے محو کر دیتا ہے۔ لیکن بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کی یاد ہر گزرنے والے لمحے کے ساتھ گہری ہوتی جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک پیاری اور شفیق ہستی میرے والد محمد لطیف مرزا صاحب کی ہے ... جن کی کمی ہر وقت محسوس ہوتی ہے اور اس خلا کو کوئی پر نہیں کر سکتا۔ آپ ہمدرد، مہربان، ہنس مکھ انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ بزرگوں کی بہت عزت کرتے اور بچوں سے شفقت کا برتاؤ کرتے۔ آپ کی شخصیت سراپا نیکی تھی۔ لیکن یہاں آپ کی خوبیوں اور اچھی عادات کو مختصراً ہی بیان کر سکتی ہوں۔

پابندی صوم و صلوٰۃ ۔ آپ نوجوانی ہی سے نماز، روزہ کے پابند تھے۔ ہمیں بھی ہمیشہ پابندیٔ نماز اور بروقت ادائیگی کی تلقین کرتے اور اگر کوئی نماز سے غفلت برتتا تو آپ ناراضگی کا اظہار کرتے۔ آپ عرب میں ۲۵ سال تک رہے۔ دوران ملازمت بھی ظہر کی نماز پڑھنے دفتر سے گھر آتے کچھ دیر آرام کرنے کے بعد دوبارہ ڈیوٹی پر چلے جاتے۔ صفائی کا اس قدر خیال تھا کہ نماز پڑھنے کے لئے علیحدہ کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ ہم بچپن سے دیکھتے آئے کہ ماہ رمضان کے روزے باقاعدگی سے رکھتے۔ اس کے علاوہ جماعت کی طرف سے جب بھی نفلی روزے رکھنے کے لئے کہا گیا ان کو بھی پورے اہتمام سے رکھا۔

خدمتِ دین عرب سے واپس آنے کے بعد آپ کا زیادہ تر وقت جماعتی کاموں میں صرف ہوتا۔ وفات تک آپ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے عہدے پر فائز رہے اور اپنا کام انتہائی لگن اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ آپ کے کام کی تعریف کرتے ہوئے قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ جناب محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے کہا کہ جس طرح مرزا محمد لطیف صاحب نے اپنے عہدے سے انصاف کیا ہے اسطرح انتھک محنت اور لگن سے کام کرنا ہر کسی کے بس میں نہیں ....

حضور انور کے خطبات کی کیسٹس نہ صرف گھروں میں سننے کیلئے دیتے بلکہ خود دوستوں کو گھر میں بلا کر کیسٹس سنواتے ... اسی طرح (آرڈیننس سے قبل) یہاں مغلپورہ سے ہر ماہ دو ویگنوں میں غیر از جماعت دوستوں کو ربوہ لے جایا جاتا تو آپ ایک ویگن کا کرایہ ذاتی طور پر دیتے اسی طرح غیر از جماعت دوستوں کو گھر پر بھی مدعو کرتے

جب حضور نے صاحب استطاعت لوگوں کو لنگر خانہ کے لئے دیگیں دینے کے لئے فرمایا تو آپ نے اپنے والد صاحب (جناب غلام نبی صاحب امرتسری) کی روایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو قائم رکھتے ہوئے ایک دیگ کے پیسے اپنی طرف سے بھیجے۔ غرض آپ نے ہر موقع پر جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کسی بھی کام کے کرنے میں عار محسوس نہ کی۔ جماعتی کاموں کو دنیاوی کاموں پر ہمیشہ مقدم رکھا

صدقات و چندے

چندوں کی ادائیگی میں کبھی تاخیر سے کام نہیں لیا بلکہ ہمیشہ بروقت اور دل کھول کر ادا کیئے۔ عرب میں قیام کے دوران جب بھی کوئی جماعتی تحریک ہوتی۔ آپ چندے اور صدقات کی رقوم وہاں سے ارسال کرتے اور اپنے والدین کی طرف سے بھی تاحیات دیتے رہے اور اب ہم ادا کرتے ہیں، خدا تعالیٰ توفیق دیتا رہے۔

ہمدرد اور انسان دوست

آپ بہت نرم خو اور نرم دل کے مالک تھے۔ کسی کو مشکل میں دیکھ کر اس کی فوراً مدد کرتے۔ اکثر لوگوں کی مالی امداد بھی کرتے کسی حاجت مند کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ہمیں اس کی مخلوق کی مدد کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بندوں کی خوشنودی سے حاصل ہوتی ہے۔۔ آپ نے ہر کسی کے حقوق کا پوری طرح خیال رکھا اپنے فرائض سے کبھی پہلو تہی نہ برتی۔ ہر رشتہ کو پوری طرح نبھایا۔ قرضہ حسنہ کیلئے الگ رقم رکھی ہوئی تھی تاکہ وقت پر ضرورت مند کی ضرورت پوری کی جا سکے۔

اتنی ترقی کرنے اور ہر آسائش میسر ہونے کے باوجود آپ میں تکبر نام کو بھی نہیں تھا۔ امیر و غریب سے یکساں طور پر ملتے عجز و انکسار، رحمدلی، انسان دوستی آپ کو وراثت میں ملی تھی۔ کیونکہ ہمارے دادا جان جناب غلام نبی مسگر امرتسری جو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ اپنی حلیمی طبع اور مہمان نوازی کی وجہ سے مشہور تھے۔ قادیان سے جب بھی کوئی مہمان امرتسر آتا تو آپ کے یہاں ٹھہرتا۔ یہی مہمان نوازی ہمارے اباجی کے اندر بھی تھی وہ دوسروں کی خاطرداری کر کے خوشی محسوس کرتے۔ آپ سے جو ایک بار مل لیتا ہمیشہ آپ کی ملنساری کو یاد رکھتا آپ ان کی خوش اخلاقی اور ہر دلعزیزی کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ مغلپورہ بازار میں واحد ہماری دکان احمدیوں کی ہے۔ لیکن سخت مخالفت کے باوجود آپ کی وفات کے ساتھ فوراً ہی تمام بازار بند ہو گیا۔ اور جب تک (اگلی صبح) ہم ان کی میت کو ربوہ نہ لے گئے بازار بند ہی رہا

آپ کے جنازہ میں عیزاز جماعت کی کافی تعداد تھی۔ لوگ اب تک ان کے اعلیٰ اخلاق کو یاد کرتے ہیں۔ ان کے ظاہری و باطنی جذبات ان کے نام ہی کی طرح لطیف تھے۔

اسی طرح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (امامت سے پہلے) گوجرانوالہ میں ہمارے ایک عزیزوں کے ہاں مدعو تھے۔ اس دعوت میں ہمارے اباجی بھی موجود تھے۔ دورانِ طعام مختلف امور پر آپ سے گفتگو ہوتی رہی۔ جب ۱۹۸۶ء میں میرا بھائی جلسہ سالانہ لندن گیا تو دورانِ ملاقات بھائی نے جب اباجی کا حوالہ دیا تو حضور فوراً پہچان گئے اور کہا کہ۔ مرزا صاحب سے ایک بار گوجرانوالہ میں ملاقات ہوئی تھی وہ واقعی بہت ملنسار اور اچھی طبیعت کے مالک تھے۔

ہمارے اباجی کو احمدیہ جشن صد سالہ کا بہت شدت سے انتظار تھا لیکن افسوس زندگی نے ان سے وفا نہ کی اور وہ ۱۲ فروری ۱۹۸۶ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی دینی خدمات کے باعث آپ کو قطعہ۱ میں جگہ ملی۔ آپ کی غائبانہ نماز جنازہ لندن میں ۱۴ فروری بعد نماز جمعہ حضور نے پڑھائی۔

غرض آپ ایک مکمل شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی شفقت و محبت ایک خوشگوار یاد کی طرح ہمارے دل و ذہن میں ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام دے اور آپ کے درجات بلند کرے اور ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے اور نیک اعمال کے کرنے کی توفیق دے اور مخلص و سچا خادمِ دین بنائے

مرکزی امتحان دوم ۸۹ء

مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحان دوم ۸۹ء کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ زعماءِ کرام، جلد از جلد، زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کر کے حل شدہ پرچے ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز کو روانہ کر دیں۔

واضح رہے کہ اس امتحان میں، جو احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا امتحان ہے تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

۔ چوہدری نثار احمد صاحب (ناصر آباد ربوہ) کے ماموں زاد بھائی مکرم اطہر الحق صاحب الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب مزید علاج کے لئے لندن جانا چاہتے ہیں۔

۔ رانا محمد مسعود صاحب کنگ چھیلو کے ضلع سیالکوٹ کے والدین بیمار ہیں۔

۔ مکرم سردار محمد احمد صاحب (درویش واچ سروس ربوہ) ٹانگ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں وہ اپنے بیٹے نصیر احمد صاحب (مقیم جرمنی) کی بیگم کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں (احباب جن سب مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کریں)

ولادت

خاکسار کے بھائی حبیب احمد خان کو اللہ تعالیٰ نے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام فہد حبیب خان تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالماجد خان آف سانگھڑ کا نواسہ اور مکرم امجد خان صاحب آف احمد نگر کا پوتا ہے۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اسے نیک اور خادم دین بنائے نومولود کو حضور کے ارشاد کے تحت وقفِ نو میں شامل کر دیا گیا ہے۔

صدیق احمد خان کارکن نظارت علیا

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بھانجی عزیزہ عائزہ لطیف بنت کرنل محمد لطیف نے فیڈرل بورڈ کے سرحد ریجن میں پانچویں جماعت میں چوتھی پوزیشن لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عائزہ کو خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا میں بہت سی امتیازی کامیابیوں سے نوازے

(کیپٹن ریٹائرڈ) شمیم احمد خالد وکالت تبشیر

سانحہ ارتحال

۱۔ محترم چوہدری حبیب احمد صاحب کی بیگم محترمہ باجی رشیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲ جون ۱۹۸۹ء کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ کی عمر قریباً ۶۵ سال تھی۔ نہایت وفا شعار و ملنسار اور طبیعت میں بہت انکسار تھا۔ احمدیت سے بہت محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کی بڑے شوق سے خدمت کرتی تھیں۔ آپ کا ایک لڑکا عین جوانی کے عالم میں وفات پا گیا تھا۔ اس صدمہ کو آپ نے نہایت صبر سے برداشت کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ باجی رشیدہ بیگم صاحبہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد نواز گورایہ فیروز والا گوجرانوالہ)

۲۔ میرے نانا جان محمد سعید صاحب بقاپوری ۵ جولائی کو نماز تہجد پڑھ رہے تھے کہ حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ان کی عمر تقریباً ۹۶ برس تھی۔

جنازہ ربوہ لایا گیا مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے نماز جنازہ پڑھائی بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد حافظ منور احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

محترم نانا جان نہایت مخلص، متقی، ایماندار اور ملنسار تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ نہایت کمزوری کے ایام میں بھی بیت الذکر میں باجماعت نماز پڑھتے رہے تہجد گزار تھے اور قبولیت دعا کی نعمت سے فیض یاب تھے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا نہایت درویشانہ زندگی گزاری۔ ان کی وفات سے خاندان ایک اہم بزرگ سے محروم ہو گیا۔

احباب جماعت سے نانا جان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(توقیر احمد بٹر فیروز والا ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولویوں کی کذب بیانی کی تردید

ربوہ: جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ نے دو مولویوں مولوی اللہ وسایا اور مولوی نذیر احمد بلوچ کے اس اخباری بیان کی سختی سے تردید کی ہے جس میں ان مولوی صاحبان نے جماعت احمدیہ پر الزام لگایا ہے کہ جماعت محرم کے دنوں میں فسادات کروانے کی سازش کر رہی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہ مولوی صاحبان جھوٹ بولنے کے عادی ہیں اور اس سے پہلے بھی یہ ٹولہ اسلم قریشی کا نام لے کر پانچ سال تک جھوٹ بولتا رہا ہے۔ اور اب بھی انکے دامن میں سوائے گمراہ کن جھوٹے الزامات کے اور کچھ نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کے اس کردار کو سراہا جاتا ہے اور محبت و امن پسندی اس جماعت کی عالمی نشانیاں ہیں۔ مذہب کے نام پر فساد آرائی کو جماعت احمدیہ انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ علماء دین کہلانے والوں کا دن رات کا شغل سوائے فساد اور جھوٹ کے اور کچھ نہیں۔

بقیہ۔ شہد کے خواص

موٹی اور کوئی چار پانچ انچ لمبی ایک لکڑی تھی جو نہ جانے کب کسی دائی نے اس کی رحم (بچہ دانی) میں رکھ دی تھی۔ اور وہ اندر دھنس گئی تھی۔ اور تکلیف دیتی تھی لیکن نکل نہ سکتی تھی۔ اس پر خون اور گوشت کی تہیں چڑھ گئی تھیں اس لئے ایکسرے سے بھی وہ نظر نہ آتی تھی۔ اسی وجہ سے عورت کو درد ہوتی تھی۔ اور پیپ آنے کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اسے شہد نے معجزانہ طور پر نکالنے میں مدد کی۔ جب وہ نکل گئی تو عورت بغیر کسی علاج کے پانچ چھ دن بعد بالکل تندرست ہو گئی۔

ضروری اعلان

ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ میں موسم گرما کی تعطیلات کے بعد یکم اگست کو کلاس پنجم اور ہشتم کی پڑھائی شروع ہو رہی ہے، ۵ اگست سے سکول کی تمام کلاسز شروع ہو جائیں گی۔ تمام طلبہ اور سٹاف مطلع رہیں،

پرنسپل
ماڈرن ایجوکیشن سکول۔ ربوہ

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے ۲ سیلزمین جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ اور ۲ چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں،

میاں بھائی۔ ۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۳-۲۲۳۳۷۲

خبریں

★۔ مرزا اقبال بیگ عرف حاجی بالا کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ بعض سیاسی راہنماؤں اور مالکان اخبار کی سرپرستی بھی کرتا رہا ہے ایک کثیر الاشاعت اخبار کے مالک نے مارشل لاء دور میں پرائیویٹ ٹی۔ وی سٹیشن قائم کرنے کا ارادہ کیا تھا اس کے لئے اس اخبار کے مالک کو اقبال بیگ نے کئی کروڑ روپے کا زرمبادلہ فراہم کیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مارشل لاء کے دور میں فوجی عدالتوں سے منشیات کے جن ملزموں کو سزائیں دی جاتی تھیں۔ ان سے حاصل ہونے والی منشیات ضائع کرنے کے بہانے منشیات کے سمگلروں کے ہاتھوں سستے داموں فروخت کر دی جاتی تھیں اقبال بیگ یہ منشیات حاصل کر لیتا تھا اور بیرون ملک سمگل کر دیتا تھا۔

★۔ گجرات کے فلڈ کنٹرول ادارے نے جلال پور جٹاں کے قریب دریائے چناب کے دائیں کنارے آباد دو درجن دیہاتوں کو سیلاب سے خبردار کر دیا ہے۔

★۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر فخر زماں نے کہا ہے کہ سندھ میں امن و امان تباہ کرنے کیلئے ۲ کروڑ روپے تقسیم کئے گئے ہیں

★۔ ایران کے صدارتی انتخابات میں علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے ۹۵،۰۰٪ ووٹ حاصل کر کے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اپوزیشن کے ذرائع کے مطابق بہت سے ایرانیوں نے بائیکاٹ کیا اور فائرنگ کی بعض جگہ دنگا فساد کی بھی اطلاعات ملی ہیں تاہم حکومت ایران نے کہا ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

★۔ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر مملکت غلام اسحٰق خان کی طرف سے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کو چالیس ایسے مراسلات بھجوائے گئے ہیں جن میں ان کی حکومت کی بے ضابطگیوں بے قاعدگیوں اور دوسرے غیر قانونی اقدامات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ چونکہ صدر چیف ایگزیکٹو نہیں ہیں۔ اس لئے وہ براہ راست مداخلت نہیں کر سکتے لیکن توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

★۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ بھارت کو ایٹم بم بنانے سے روکے انہوں نے کہا کہ کسی ہمسایہ ملک نے ایٹمی دھماکہ کیا تو ہم پر بہت دباؤ پڑ جائے گا۔

★۔ صوبہ سرحد کے وزیر زراعت مسٹر ایوب جان نے دعویٰ کیا ہے کہ سرحد کی حکومت کو اب ۵۵ ارکان کی حمایت حاصل ہو گئی ہے جبکہ پیر فضل حق نے دعویٰ کیا ہے کہ سرحد حکومت اب محض چند ہفتوں کی مہمان ہے۔

★۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کو ریمانڈ ختم ہونے پر حوالات میں بھجوا دیا گیا ہے۔ پولیس نے ریمانڈ میں توسیع کی درخواست دی تھی لیکن عدالت نے یہ توسیع نہیں دی۔ اب ان کی درخواست ضمانت کی سماعت ۳۱ جولائی کو اسی عدالت میں ہو گی۔

★۔ وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ پنجاب سے محاذ آرائی ختم کرنے کیلئے وفاقی حکومت مزید اقدامات کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ راؤ رشید نے پنجاب میں گورنر راج کی دھمکی نہیں دی صرف تنبیہ کی ہے۔

★۔ بادامی باغ لاہور میں شدید بارش سے تین منزلہ مکان منہدم ہو گیا جس سے ۳ لڑکیوں سمیت ۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ چار زخمیوں میں سے ایک عورت کی حالت نازک ہے۔

★۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۱۶ علماء پر داخلہ کے لئے تین ماہ کی پابندی عائد کی گئی ہے ان میں مولانا فضل الرحمان، منظور چنیوٹی وغیرہ شامل ہیں۔

دمہ کورس	پرانا نزلہ کورس	زکام کورس	بندش ناک کورس	ٹی۔ بی کورس
ASTHMA COURSE	CATARRH COURSE	COLD COURSE	NASAL COURSE	T.B COURSE
۴۰ روزہ کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۶۰	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶	قیمت -/۲۶	قیمت -/۵۰

تفصیلی لٹریچر -/۳ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ — کلینک ۶۰۶ — رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷